فمن یعمل مثقال ذرة خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرة شرا یرہ

یہ کتاب موسوم بہ فردوس مصنفہ سید نوازش حسین ابن سید فضل حق مرحوم

ابن سید فتح جنگ مغفور ساکن محلہ دریاآباد شہر الہ آباد

سنہ ۱۳۱۳ھ

فردوس

۱۸۹۶ء

گلِ مضمون شگفتہ ہیں میرے مثلِ گلِ جنت
کرے جو چاہے گھر بیٹھے ہوئے فردوس کی تفریح

مطبع برکات احمدی الہ آباد میں چھپی

شجرهٔ خاندان سید نوازش حسین سادات بارہا از اولاد امام زین العابدین علیہ السلام ساکن محلہ دریاآباد شہر الہ آباد

واضح ہے کہ یہ شاخین حسب ضرورت لکھی گیئن ہین ۔ بقیہ رسالہ انجام بخیر مین تحریر ہین

رئیس وسادات بارہا ۲۲

حافظ سید محمد داؤد

سید غلام مصطفےٰ جنگ بہادر سپہ سالار شاہی سرخ پوش

- ۱ سید سیف جنگ
  - میر نیاز علی
- ۲ سید فتح جنگ
  - سید فضل امام
  - سید فضل حسین
  - سید مولانا
  - سید معصوم علی
  - سید فضل حق
    - سید نوازش حسین — موجود
- ۳ سید شوکت جنگ
  - سید مدد علی خان بہادر تحصیلدار و معافیدار و خطاب و خلعت یافتہ از سرکار انگلشیہ بہادر
- ۴ سید غالب جنگ
  - میر اولاد علی
  - میر غربت علی

۲۲ یہ نواب سید عبد اللہ خان صاحب و نواب سید حسین علیخان صاحب سادات بارہا جو کہ تواریخون مین بادشاہ گرکے لقب سے مشہور ہین انکے نواسے ہین ۔

قطعہ

جبکہ سب یہ ہین زیر زمین
کل بچھے ہونا ہے انکا ہمنشین
اے نوازش ہاے نوازش ہوشیار
جز خدا کوئی نہیں کوئی نہیں

سبحان اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد اوس خداے لایزال کے کہ جسنے ہمکو یہ توفیق عطا فرمائی کہ ہم زبان سے اقرار کرتے ہین اور دل سے تصدیق کرتے ہین اور اعضا و جوارح سے ظاہر کرتے ہین کہ خدا جل شانہ وحدہ لاشریک ہے اور بہی یہ ہدایت فرمائی کہ مین نے محض واسطے خوشنودی خدا کے یہ کتاب تحریر کی اور بعد نعت اوس سردار انبیا ر کے کہ جسکی شرع کی پیروی سے خدا مہربان ہوتا ہے اور بعد صلواۃ اون ایمہ ہدا علیہم السلام کے کہ جنکی سفارش خدا سنے گا۔

امابعد واضح ہو کہ اس ناچیز سید نوازش حسین اثنا عشری ابن سید فضل حق مرحوم ابن سید فتح جنگ مغفور محرر عدالت العالیہ ہائی کورٹ الہ آباد ساکن محلہ دریاآباد شہر الہ آباد کے خیال مین اکثر مضامین نیک جو کہ مستند کتابون کے مطالعہ سے موثر تہے ذہن مین آتے تہے اور بارہا یہ خیال گذرتا تہا کہ اوسکو لکہہ کر شائع کیجیے۔ زمانہ حال کے لڑکون کے و نیز جوان و مسن جو طفلانہ مزاج رکہتے ہین اونکے مفید ہوگا۔

الحمد للہ والمنہ کہ وہ تمنا احقر کی آج انجام کو پہونچی کہ رسالہ **فردوس** چہپکر شائع ہوا۔ ناظرین بلند خیال سے امید ہے کہ نظر عیب سے نہ دیکہین بلکہ عیب پوشی کو راہ دین کیونکہ عذاب سے ثواب کا حاصل کرنا بہتر ہے۔ انسان کو لازم ہے کہ پہلے اپنی حالت پر غور کرے کیونکہ جب اپنی حالت سے واقف ہو جائے گا تو دنیا کے جملہ مکروہات سے بری رہے گا۔ خیال تو کرے کہ میری ابتدا مین حالت کیا تہی اور اب یہ حالت کیا ہے اور آیندہ کیا حالت ہوگی یعنی پہلے کچہ بہی نہ تہا حکم خدا سے نطفہ قائم ہوا نو مہینے شکم مادر مین رہا خدا حافظ و رازق رہا بعدہ پیدا ہوا آغوش مادر مین پرورش پائی بولنے لگا پہر پیر کے چلنے لگا

صاحب عقل و تمیز ہوا اب غور کرنا چاہیئے کہ میری کیا سے کیا حالت ہوئی اور اب مین کس حالت مین ہون یعنی خدا نے میرے ساتھہ کیا سلوک کیا اور کیا کرتا ہے اور مین اوسکے حکم کی اطاعت کیا کرتا ہون اوس نے جان شیرین عطا فرما کر آنکھہ دی واسطے دیکھنے کے کان دئے واسطے سننے کے ہاتھہ دئے واسطے کام کرنے کے پیر دئے واسطے چلنے کے عقل دی واسطے نیک و بد پہچاننے کی - اب انسان کو بھی لازم ہے کہ ان جملہ چیزون سے اوسکی اطاعت کرے اور اوسکی یاد کسی وقت نہ بھولے اطاعت خدا تین طرح سے ہے - ایک بہ طمع جنت دوسرے بخوف دوزخ تیسرے بخوشنودی خدا - یہان اقسام اطاعت کا کیا ذکر ہے بحث اس مین ہے کہ کوئی اطاعت خدا کرتا بھی ہے یا نہین کرتا ہے اگر کرتا ہے تو دیکھنا چاہیئے کہ ریاکاری کی تو اطاعت نہین ہے اگر ریائی اطاعت نہین ہے محض برضاء خدا ہے تو مستحق جنت ہے اگر ریائی ہے تو مستحق دوزخ ہے حالانکہ انسان یہ سمجھتا ہے کہ خدا سب چیزون پر قادر ہے اور آخر وہ اپنی جان عطیہ جسوقت چاہے گا واپس لے گا اوسپر بھی انسان کچھ خوف خدا نہین کرتا - غور سے سننا چاہیئے پہلے انسان کو لازم ہے کہ اصول دین اور فروع دین سے بخوبی واقفیت حاصل کرکے اوسپر پورا پورا عمل کرے پھر اپنے رزق کے حالت پر نظر کرے اگر غریب ہے تو بے صبری کو راہ ندے اطاعت خدا سے باہر ہووے کیونکہ وہ غنی کرسکتا ہے اگر امیر ہے تو وہ اپنی دولت پر مغرور ہووے اور اطاعت خدا سے غافل ہووے کیونکہ وہ غریب کرسکتا ہے - اطاعت خدا کا یہ نتیجہ ہے کہ دنیا مین عزت ہے اور عقبیٰ مین جنت ہے - اور نافرمانی خدا کا یہ نتیجہ ہے کہ دنیا مین طرح طرح کی مضرت ہین اور عقبیٰ مین دوزخ ہے جنت وہ چیز ہے کہ خداوند عالم نے علاوہ ارم کے سات فردوس اپنی رحمت سے خلق فرمائی ہین جس مین وہ لوگ رہینگے جو حکم خدا سے باہر نہین ہوے اور جس سے وہ راضی و خوش رہا جنت نہایت عمدہ راحت کی جگہہ ہے جنت نزدیک سدرۃ المنتہیٰ کے ہے اور سدرۃ المنتہیٰ آسمان ہفتم مین ہے - اور خصال مین ابن عباس سے روایت ہے کہ دو یہودی خدمت مین حضرت علی علیہ السلام کے آئے اور چند سوال کئے منجملہ اون سوالون کے یہ بھی پوچھا کہ بہشت کہان ہے اور جہنم کہان ہے فرمایا بہشت آسمان مین ہے اور جہنم زمین مین ہے - پوچھا سبعہ کیا چیز ہے فرمایا سات در جہنم کے ہین کہ موافق ایک دوسرے سے ہین پوچھا ثمانیہ کیا چیز ہے فرمایا آٹھہ دروازے

بہشت کے ہین - کتاب حق الیقین مین لکھا ہے کہ بہشت دار البقا و سلامتی ہے اور
اوس مین موت نہین ہے - پیری و ضعف و اندھا اور بہرہ ہونا و بیمار ہونا اور درد و الم و غم
وغیرہ نہین ہوتا فقیری و احتیاج و بغض و حسد و عداوت و تنازع و کسی قسم کی کثافت
و غلاظت نہین ہے - اور جو کچہ نفس خواہش کرے اور آنکھین جن سے لذت اوٹھائین
حاصل ہے اور یہ جگہہ پاکون اور نیکون کی ہے اور روشنی بہشت کی آفتاب و ستارون
سے نہین ہے بلکہ ہمیشہ مانند اوس ہوا کے ہے کہ جو طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک
رہتی ہے - اور حصار بہشت کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی اور ایک یاقوت
کی ہے اور بجاے گارے کے مشک خالص لگایا ہے اور کنگرہ اوس حصار کے یاقوت
سرخ اور یاقوت سبز اور یاقوت زرد کے ہین اور دروازے اوسکے مختلف ہین باب الرحمت
یاقوت سرخ کا ہے اور باب الشکر یاقوت سفید کا ہے و باب البلا یاقوت زرد کا
ہے اور درمیان بہشت کے جنت عدن ہے حصار اوسکا یاقوت سرخ کا ہے اور
سنگریزے اوسکے موتیون کے ہین اور درمیان عدن کے جنت الفردوس ہے حصار اوسکا
نور سے ہے اور غرفے اوسکے نور پروردگار عالمیان سے ہین - حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ زمین بہشت مین پتھر کی جگہہ چاندی ہے اور جو کچہ کہ جاروب کرتے
ہین مشک و زعفران ہے اور سنگریزہ اوسکے در و یاقوت اور کرسیان اوسکے مروارید اور
یاقوت کی ہین - اور نہرین بہشت کے بے نشیب کے زمین پر جاری ہوتی ہین برف سے
سفید تر اور شہد سے شیرین تر اور مسکہ سے نرم تر ہین اور مٹی مین نہر کے مشک سے خوشبو
ہے اور ریت اوسکی در و یاقوت کے ہین - اور جاری ہوتی ہین چشمہ و نہرین جس جگہہ اور جس
سمت کہ دوست خدا چاہتا ہے اور حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ اہل
بہشت امرد اور سادہ ہین بال ان کے بدن مین نہین ہین اور ہر ایک کو انمین سے
قوت سو مرد کی دینگے کہانے اور پینے اور جمع کرنے مین اور خداوند عالم انکے چہرے
پُر نور کرے گا اور انکے بدنون پر حریر پہناے گا یہ ہمیشہ زندہ و بیدار رہینگے اور ہمیشہ
خندان و بے نیاز رہینگے - اور خداوند عالم نے سات دوزخ اپنے قہر سے بناے
ہین دوزخ مین وہ لوگ رہینگے جو کہ خدا کی نافرمانی کرتے ہین اور جن لوگون سے وہ
ناراض ہے - دوزخ ایک عجیب تکلیف کی جگہہ ہے دوزخ ایک مقام کا نام ہے

ذکر جنت

ذکر دوزخ

جو کہ قہر الٰہی سے خلق ہوا ہے واسطے گنہگاروں کے اور گنہگار لوگ دوزخ مین آگ ہی کہاینگے اور آگ ہی پئینگے اور طبقات دوزخ مین پہرینگے اور ہمراہ شیاطین کے رہینگے روایت ہے کہ بہوک اہل جہنم پر اسقدر غالب ہوتی ہے کہ آگ کے عذاب بہول جاتے ہین اور مالک سے استغاثہ کرتے ہین مالک انکو درخت زقوم کے طرف لیجاتا ہے زقوم ایک درخت ہے آگ مین کہ پہل اسکا نہایت تلخ و بدبو رکہتا ہے ان پہلون سے اہل جہنم اپنا پیٹ بہرتے ہین اور پانی مانگتے ہین مالک حمیم مین سے کہ حرارت جسکے پانی کی انتہا کو پہونچی ہے اور برسون دیگ ہاے جہنم مین جوش کہایا ہے انکو دیتا ہے کہ منہہ انکے بہن جاتے ہین اور جب انکے شکم مین پہونچتا ہے تو سب کہائی ہوئی چیزونکو گہلا دیتا ہے تو گنہگار لوگ آواز دینگے کہ اے مالک اگر مار ڈالے پروردگار میرا تو بہتر ہے مالک جواب دیگا کہ ہمیشہ تم عذاب مین رہوگے ہرگز تم کو موت نہ آئیگی۔ پسینہ اہل جہنم کا اور چرک اور پیپ زناکارون کی فرجون کے دیگون مین جہنم کے جوش کہاتے ہین اور عوض مین پانی کے اہل جہنم کو پلاتے ہین اگر اوس مین سے ایک قطرہ دنیا کے پانی مین ڈال دین تو سب اہل دنیا اوسکے بدبو سے مرجائین۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اہل جہنم ستر برس کوشش کرینگے کہ اپنے کو جہنم کے اوپر پہونچائین اوسوقت پہونچینگے ملائکہ گرز آہن اونپر لگائینگے کہ وہ قعر جہنم مین چلے جائینگے۔ پہر پوست اونکے متغیر کئے جائینگے اور پوست تازہ انکے بدنون پر پہنائینگے کہ عذاب زیادہ اثر کرے۔ اور شیطان کے ساتہہ انکو زنجیر مین جکڑتے ہین حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ شب معراج ایک آواز مین نے سنی کہ اوس سے مجہپر خوف طاری ہوا۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یا رسول اللہ ستر برس ہوے کہ مین نے ایک پتہر کنارہ جہنم سے گرایا تہا آج وہ پتہر تہ جہنم کے پہونچا ہے یہ آواز اوسکی ہے اسبات کو سنکر جناب رسول مقبول پر خوف دوزخ بہت غالب ہوا۔ پہر رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جب مین اول آسمان پر پہونچا تو جو فرشتہ مجکو دیکہتا تہا خوش ہوتا تہا اور ہنستا تہا لیکن ایک فرشتہ عجیب دیکہا مین نے کہ کوئی فرشتہ اُس سے قد و قامت و جسامت مین بڑا نہ تہا اور وہ فرشتہ نہایت کریہہ منظر تہا اور غصہ اوسکے چہرہ سے ظاہر تہا اوسنے بہی مجکو مثل اور فرشتون کے

دارو وضع

سلام کیا - لیکن مثل اور ملائکہ کے نہ وہ ہنسا اور نہ آثار خوشی اوس سے ظاہر ہوے - حضرت نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون ہے کہ جس سے مجکو خوف معلوم ہوتا ہے جبرئیل ع نے کہا کہ اس سے ہم سب ڈرتے ہین یہ مالک جہنم ہے یہ کبھی نہین ہنسا ہے اور جس روز سے خداوند قہار نے اسکو مالک جہنم کیا ہے ہمیشہ غیظ و غضب اسکو دشمنان خدا پر زیادہ ہوتا جاتا ہے - حضرت نے فرمایا کہ اے جبرئیل ع مالک سے کہو کہ دوزخ مجھے دکھاوے حضرت جبرئیل ع نے مالک سے کہا کہ محمد مصطفےٰ کو دوزخ دکھلادے مالک نے ایک طبقہ اوٹھایا اور ایک دروازہ کھولا حضرت فرماتے ہین کہ ایک شعلہ آسمان کی طرف بلند ہوا اور دوزخ اسقدر جوش مین آیا کہ مجھے گمان ہوا کہ مجھکو کھینچ لیجائے گا مین نے جبرئیل ع سے کہا کہ مالک سے کہو کہ طبقہ چھوڑ دے - حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ بروز حشر جب جملہ خلایق جمع ہو گی اوسوقت جہنم کو اس صورت سے لادینگے کہ لاکھہ مہارین ہونگے اور اوسکو لاکھہ فرشتے نہایت طاقت سے کھینچے ہونگے اور جہنم جوش و خروش مین ہوگا اور ایک آواز اوس سے پیدا ہوگی کہ اگر خداوند عالم کو مخلوقات کا حساب نہ لینا ہوتا تو سب ہلاک ہو جاتے پھر ایک شعلہ جہنم سے نکلے گا کہ تمام مخلوق خدا کو گھیر لے گا اوسوقت سواے رسول خدا کے اور جملہ مخلوق کے زبان پر نفسی نفسی ہوگا - اوسی حالت مین صراط کو اوسکے اوپر قایم کرینگے کہ وہ بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہے پس تمام خلایق کو حکم ہوگا کہ اوسپر سے گذرے جو لوگ نیک ہین وہ دس ہزار برس کے راہ فوراً مثل برق کے طے کر جاینگے اور جو لوگ گنہگار ہین وہ کٹ کٹ کر داخل جہنم ہونگے - حضرت صادق علیہ السلام سے بسند معتبر منقول ہے کہ جہنم مین فلق ایک درہ ہے کہ اوس مین ستر ہزار مکان ہین اور ہر مکان مین ستر ہزار حجرہ ہین اور ہر حجرہ مین ستر ہزار کالے سانپ ہین اور ہر سانپ کے پیٹ مین ستر ہزار سبوے زہر ہین اور جمیع اہل جہنم کو اوس درہ سے گذرنا ہوگا - اور دوسری حدیث مین منقول ہے کہ غساق ایک میدان ہے جہنم مین کہ اوس مین تین سو تینتیس قصر ہین اور ہر قصر مین تین سو تینتیس مکان ہین اور ہر مکان مین چالیس زاویہ ہین اور ہر زاویہ مین ایک ایک سانپ ہے اور ہر سانپ کے شکم مین تین سو تینتیس بچھو ہین اور ہر نیش عقرب مین تین سو تینتیس سبوے زہر ہین اگر ایک بچھو اوسمین کا اپنا زہر تمام اہل جہنم پر ڈالے تو تمام اہل جہنم کے فنا کر دینے کو کافی ہو منقول ہے کہ حضرت یحیےٰ ع خوف خدا سے حالات جہنم کے سنکر تمام عمر روتے رہے

ذکر دوزخ

پیا تہا کہ گوشت بدن کا بالکل گہل گیا حضرت ذکریا نے ذکر دوزخ کرنا چہوڑ دیا جسوقت
ذکر دوزخ کرنا منظور ہوتا تہا اوسوقت اوہر اودہر دیکہہ لیتے تہے جب یحییٰ کو نہ پاتے تہے
اوسوقت ذکر دوزخ کرتے تہے۔ ایک مرتبہ حضرت ذکریا علیہ السلام وعظ فرما رہے تہے کہ ذکر دوزخ
حضرت یحییٰ آئے اور عبا سے منہہ چہپا کر بیٹہ رہے حضرت ذکریا علیہ السلام نے اوہر اودہر دیکہہ کر
ارشاد فرمایا کہ جبرئیل امین نے مجہے خبر دی ہے کہ حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ جہنم مین ایک پہاڑ
ہے کہ نام اوسکا سکران ہے اور نیچے اوس پہاڑ کے ایک میدان ہے کہ اوسکو غضبان کہتے ہین
یعنی غضب خدا سے روشن کیا گیا ہے اور اوس میدان مین ایک کوان ہے کہ سو برس
کی راہ کی گہرائی ہے اور اوس چاہ مین تابوت آگ کے ہین اور اون تابوتون مین صندوق
اور کپڑے اور زنجیر وغیرہ آگ کے ہین۔ حضرت یحییٰؑ نے یہ سنکر ایک آہ کہینچی اور فرمایا
کہ افسوس ہین کسقدر سکران سے غافل ہون یہ کہکر بیابان کی طرف روانہ ہوے حضرت
ذکریاؑ نے فرمایا کہ افسوس اب یحییٰؑ زندہ نہ بچے گا۔ انسان کو غور کرنا چاہئے کہ جب پیغمبران
خدا کا یہ حال ہے تو ہملوگون کو کسیوقت خوف خدا سے غافل نہ رہنا چاہئے بلکہ ہردم اطاعت
خدا مین مشغول رہنا چاہئے۔ اور اطاعت خدا اوسکو کہتے ہین کہ خداوند عالم نے جس امر بیان اطاعت خدا
کو حکم دیا ہے کہ کرو اوسکو کرنا یہ اطاعت خدا ہے اور اوسکو نہ کرنا نافرمانی خدا ہے۔ اور
جس امر کو منع کیا ہے اوسکو نہ کرنا یہ اطاعت خدا ہے اور اوسکو کرنا یہ نافرمانی خدا ہے۔
مثلاً نماز و روزہ و خمس و زکوٰۃ و جہاد وغیرہ اسکو بجا لانا اطاعت خدا ہے اور بجا نہ لانا
نافرمانی خدا ہے۔ ظلم و زنا و شراب خواری و قمار بازی وغیرہ نکرنا اطاعت خدا ہے اور
کرنا نافرمانی خدا ہے۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ جن امرون کو حکم خدا واسطے کرنے کے
ہے وہ انسان نہین کرتا ہے اور جسکے واسطے ممانعت ہے وہ کرتا ہے۔ لہذا خاکسار
سید نوازش حسین نے یہ کتاب محض واسطے خوشنودی خدا کے برائے استفادہ عوام
وعظ مین باحتیاط مزید تحریر کرکے شائع کی ہے۔ خدا میری مدد کرے۔

قاعدہ ہے جبکہ دل انسان کا بوجہ کثرت معصیت کے سیاہ ہو جاتا ہے تو دفعہ سیاہی
کے واسطے نصیحت ہے اور توبہ ہے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ
ہر انسان کے قلب مین ایک سفید نقطہ ہے جب انسان گناہ کا مرتکب ہوتا ہے تو ایک سیاہ
نقطہ پیدا ہوتا ہے اگر توبہ کی تو وہ سیاہ نقطہ فوراً زائل ہو جاتا ہے اور اگر گناہ مین اصرار

کیاتو وہ سیاہ نقطہ اسقدر بڑہتا ہے کہ وہ سفید نقطہ پوشیدہ ہوجاتا ہے اور کل قلب سیاہ ہوجاتا ہے جب سفیدی پوشیدہ ہوگئی تو وہ شخص مشکل سے عمل خیر کرتا ہے ایسی حالت مین انسان کو چاہیئے کہ ہوشیار رہے سیاہ نقطہ پیدا نہ ہونے پاوے اگر غفلت سے پیدا بہی ہوجائے تو اُسکے زائل کرنے کی فوراً کوشش کرے اور جو انسان کہ خواب غفلت مین پڑے ہین اونکے ہوشیار کرنے کی تدبیر وعظ و پند ہے اُسکے دو طریقے ہین ایک تو کسی ناصح معتبر و مہربان سے وعظ سنے دوسرے کتاب مواعظ مطالعہ کرے۔ جناب رسولؐ خدا سے منقول ہے کہ کوئی ہدیہ نصیحت سے بہتر نہین ہے۔ لیکن نصیحت اُسوقت اثر پذیر ہوتی ہے کہ جب واعظ خود بہی اوسکا عمل کرتا ہو۔ شعر

گر بود در ماتمی صد نوحہ گر ٭ آہ صاحب درد را باشد اثر

اور پہر رسولؐ خدا ارشاد فرماتے ہین کہ شب معراج مین نے ایک قوم کو دیکہا کہ اونکے لب مقراض آتشین سے قطع کئے جاتے ہین۔ مین نے جبرئیلؑ سے پوچہا کہ یہ کون لوگ ہین جبرئیلؑ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہین کہ دوسرون کو عمل خیر کی ہدایت کرتے ہین اور خود اوسپر عمل نہین کرتے۔ اور واعظ بہی جن مطالب کو بیان کرنا چاہتا ہو اوسکو نہایت احتیاط سے بیان کرے اقوال خدا و رسول سے باہر نہ ہووے اور حکایات و روایات جو بیان کرے وہ موافق شریعت کے ہووین۔ سامعین و ناظرین کو بہی چاہیے کہ واعظ کی نصیحت پر خیال کرین اور فائدہ اوٹہاوین اوسکے اعمال پر توجہ نہ فرماوین۔ کیونکہ واعظ کے اعمال نیک و بد سے سامعین و ناظرین کا کوئی نفع و نقصان نہین ہے ناقدری صدف سے قیمت دُر شہوار مین کچہہ کمی نہین ہوتی۔ شکستگی چاہ سے آب شیرین کا مرتبہ کم نہین ہوتا۔ انسان کو خوب خیال رکہنا چاہیئے کہ طلب دنیا اوسیقدر اور اوسی طرح جائز ہے جسقدر و جس طرح کہ شرع نے حکم دیا ہے یعنی طلب دنیا سے یہ مطلب رہے کہ مین محتاج دوسرون کا نہ ہون اور اپنے اہل و عیال کی بخوبی پرورش کرون اور اپنے ہمسایہ غریب کے ساتہہ سلوک کرون اور حکم شرع سے خلاف نکرون بلکہ انسان پر واجب ہے کہ اپنی ضروریات جائزہ کے موافق تلاش معاش وجہ حلال سے کرے اس مین پہلوتہی کرنا ممنوع ہے۔ چیزہاے نفیس و لذیذ جسکو خداوند عالم نے انسان پر حلال کیاہے وہ کہاوے اور عمدہ پوشاک حسب شریعت پہنے اور اس احسانات خدا کو اظہار کرکے شکر خدا ادا کرے قناعت کو دخل دیوے حرص کو راہ نہ دیوے حضرت لقمانؑ نے اپنے لڑکے کو یہ نصیحت کی کہ طلب دنیا مین اسقدر مشغول مت ہو کہ دین ہاتہہ سے جاتا رہے اور ایسی ترک دنیا مت کر کہ محتاج دوسرونکا ہوجاوے درجہ متوسط سب سے بہتر ہے۔ انسان پر یہ بات اچہی طرح

ظاہر اور روشن ہے کہ ہم غریب ہون خواہ امیر بادشاہ ہون خواہ فقیر سن دار ہون خواہ کمسن
اس دار فانی کو ایک روز ضرور بالضرور چھوڑنا ہے۔ ایسی حالت مین دنیا کو دوست بنانا نہایت
گمراہی و بدبختی ہے محمد مصطفیٰ فرماتے ہین کہ دنیا نزدیک خدا کے نہایت بے اعتبار و ناقدر
چیز ہے اگر نزدیک خدا کے اسکی کچھ بھی قدر و منزلت ہوتی تو خدا اپنے دشمنون پر کبھی اسکو
مباح نکرتا۔ حضرت امیر المومنین ع فرماتے ہین کہ یہ دنیا میری نظرون مین ایسی ذلیل و خوار دکھائی
دیتی ہے کہ جیسا کہ ہڈی سور کی صاحب جذام کے ہاتھ مین ہووے۔ انسان کو چاہیے
کہ محبت دنیا کو ترک کر کے محبت آخرت اختیار کرے کیونکہ محبت دنیا و آخرت دونون دل
مین ایک جگہ جمع نہین ہوسکتین۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت ہے کہ دنیا اور
آخرت دونون مثل دو عورتون کے ہین کہ نکاح مین ایک شوہر کے ہون کہ رضائے و
رعایت و رغبت کرنا ہر ایک کے ساتھ باعث رنجش دوسرے کا ہے۔ اور حضرت امیر المومنین
علیہ السلام فرماتے ہین کہ دنیا و آخرت مثل مشرق و مغرب کے ہین مسافر اسکا جسقدر ایک سے
نزدیک ہوگا اوسی قدر دوسرے سے دور ہوگا۔ پس انسان نعمت دنیا کو بقدر ضرورت
حاصل کرے اور قناعت کو دخل دیوے حرص کو راہ نہ دیوے کیونکہ حریص آرام سے
نہین رہتا انسان صاحب مال ہوا اور دنیا کے فتنہ و فسادات مین مبتلا ہوا۔ حضرت آدم ع
سے اسوقت تک جن لوگون نے انبیاؑ و اوصیا کے ساتھ مخالفت و عداوت پیدا کی وہ
اس دنیا کی حکومت و ریاست ہی کے واسطے کی۔

غور کرنا چاہئے کہ اگر مال دنیا کے کچھ بھی قدر ہوتی تو سرور کائنات اوس سے منہہ نہ پھیرتے
حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک مقام پر گذر ہوا دیکھا کہ ایک قبر کہنہ ہے اور اوس قبر پر ایک لوہے
کی تختی ہے اوس مین لکھا ہوا ہے کہ مین فلان ابن فلان ہون مین نے ہزار سال بادشاہی کی
اور ہزار شہر آباد کئے اور ہزار دختر کے ازالہ بکارت کئے آخر کو مین اس خاک مین ملکر خاک ہوگیا
پس جو شخص اس لوح کو پڑہے ہرگز ہرگز دنیا سے دل نہ لگائے اور حالات گذشتگان یاد کر کے
اپنے اوپر خیال کرے کہ آخر کو میری بھی یہی حالت ہوگی۔ اور جب تک انسان حب دنیا دل
سے دور نہ کرے گا کوئی نصیحت دلپذیر نہ ہوگی۔ اور حب دنیا سات قسم پر ہین۔ اول خواہش
جاہ و جلال دوم خواہش ملک و مال سوم خواہش عمارت زرنگار چہارم خواہش مباشرت
شاہدان پنجم خواہش طعامہاے لذیذ ششم خواہش لباسہاے فاخرہ ہفتم خواہش مصاحبت

ظریفان - تفصیل وار بیان کرنا ان اقسام کا میری قوت تحریر سے باہر ہے لیکن مجملاً کچھ لکھنا ضرور
ہے خدا مدد کرے - اول مذمت حب جاہ و جلال - جو لوگ کہ طالب جاہ و جلال ہین اونکو سوا

مذمت حب جاہ و جلال

فکر و اندیشہ کے کوئی دم اطمینان نہین ہے اونکو چاہیئے کہ عبرت نامہ احوال بادشاہان و سرداران
گذشتگان مطالعہ کرین اور سمجھین کہ واقعی حکومت و سرداری اس پنج روزہ دنیا کی کوئی وقعت
نہین ہے و قابل اسکے نہین ہے کہ اسکی خواہش مین اپنی عمر عزیز مفت صرف کیجائے اور آخرت
خراب کی جاوے - بلکہ حکومت و سرداری نفس پر کرنا چاہیئے یعنی لقمہ حرام سے پرہیز کرنا چاہیئے
زبان کو غیبت و فحش سے بچائے رہنا چاہیئے دست ظلم روکے رہنا چاہیئے اقلیم قناعت کی
بادشاہی کرنا چاہیئے عبادت خدا مین مشغول رہنا چاہیئے جو لوگ کہ ایسے ہین وہ حکومت جہان فانی کو
ایک ساعت کی طاعت خدا کے مقابل نہین سمجھتے ہین نقل ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام
کا معہ حشم و خدم کے ایک مقام پر گذر ہوا دیکھا کہ وہان ایک عابد عبّاد بنی اسرائیل سے عبادت
خدا مین مشغول ہے - عابد نے حضرت سلیمان سے کہا کہ اے سلیمانؑ خداوند عالم نے سب سے
زیادہ بادشاہت تم کو عطا فرمائی ہے - حضرت سلیمان نے جواب دیا کہ اے عابد جو بندہ کہ طاعت
خدا مین اپنی ایک ساعت گذارتا ہو وہ بادشاہت سلیمانؑ سے بہتر ہے کسواسطے کہ بادشاہت سلیمانؑ
زائل ہو جائے گی لیکن ثواب عبادت ایک ساعت کا ہمیشہ باقی رہے گا نقل ہے کہ معاویہ
بن یزید نے بقولے ۴۰ ماہ و بقولے چہار روز خلافت کر کے بتوفیق خدا بروز جمعہ ممبر پر جا کر
یہہ خطبہ پڑھا کہ خلافت حق اہل بیت علیہ السلام ہے مین قابل خلافت نہین ہون تم لوگ
بیعت امام زین العابدین علیہ السلام کے کرو اگرچہ وہ امام اس بات کو قبول نکرینگے یہ کہکر
ممبر پر سے اوتر آیا اور خلافت کو چھوڑ دیا - جو لوگ کہ عاقل ہین اور خدا رسول سے واقف ہین وہ لوگ
جاہ و جلال دنیائے ناپایدار کے کچھ بھی حقیقت نہین سمجھتے ہین - خداوند عالم ہم جملہ غافلون کو بتصدق
محمد و آل محمد حب جاہ دنیا سے نجات دیکر توفیق نیک عطا فرمائے دوم مذمت حب ملک و مال

مذمت حب ملک و مال

جو لوگ کہ تحصیل ملک و مال مین اپنی عمر گران قیمت کو صرف کرتے ہین اونکو انجام کو سوا ندامت
و پشیمانی کے کچھ حاصل نہین ہے - لکھا ہے کہ اسقدر تحصیل زر و مال مین مشغول مت ہو کہ خدا
کو بھول جاؤ - انسان صاحب ملک و مال ہوا - اور صد ہا اوسکے دشمن ہو گئے اول تو اوسکی
اولاد و اقارب ہی منتظر اس بات کے رہتے ہین کہ کہین یہ جلد مرے ہم لوگ ترکہ تقسیم کرین -
حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہین کہ جسوقت انسان حالت نزعہ مین مبتلا ہوتا ہے اوسوقت

مال واولاد وعمل اوسکے نظرون مین دکھلائی دیتے ہین پس وہ شخص مال کے جانب متوجہ ہوتاہے اور کہتاہے کہ اے مال دنیا قسم خداکی ہے کہ تیرے جمع کرنے مین مین نہایت حریص تہا اور خرچ کرنے مین بخیل تہا اب توُ مجھے کیا فائدہ پہونچا سکتاہے۔ مال دنیا جواب دیتاہے کہ سوا رکفن کے مین کچہ فائدہ نہین پہونچا سکتا پہر وہ شخص اولاد کے جانب مخاطب ہوتاہے اور کہتاہے کہ خدا کی قسم کہاتا ہون کہ مین تمہارے دردادرد ُکہہ مین ہمیشہ شریک رہاہون اور تمکو دوست رکہاہے اب تم میری کیا مدد کرسکتے ہو۔ اولاد جواب دیتی ہے کہ ہم آپ کو قبر تک پہونچا سکتے ہین پہر وہ شخص عمل کے طرف متوجہ ہوتاہے اور کہتاہے کہ قسم خداکی ہے کہ تو مجہپر دشوار تہا اور مین تجکو بلارغبت بجا لایاہون اب تو میرے ساتھ کیا مدد کرسکتاہے عمل جواب دیتاہے کہ مین تیرا دوست وغمخوار ہون قبر مین ورفیق ومصاحب ہون حشر مین یہ بات سب پر ظاہر ہے کہ جو طالب مال دنیا ہین وہ اپنے تمام عمر سیم وزر کے جمع کرنے مین صرف کرتے ہین اور انجام کو وہ جملہ اندوختہ چہوڑ کر مرجاتے ہین۔ غور کرنا چاہئے کہ جبکہ ہمکو مال دنیا چہوڑ جاناہے تو ہم کیون اپنی عمر عزیز کو اسکے جمع کرنے مین صرف کرین حالانکہ عمر عزیز گذشتہ ایک ساعت کے بہی بقیمت خزانہاے عالم مل نہین سکتی ہے بلکہ ہمکو چاہئے کہ عمل خیر ہی نہ کرین کہ وہ ہمارا ساتھ حشر تک دے سکتاہے۔ حضرت محمد مصطفےؐ سے منقول ہے کہ فرزند آدم اسقدر حریص ہین کہ اگر اونکو ایک وادے طلا دیدیا جاوے تو اسپر بہی وہ کبہی قناعت نہ کرینگے بلکہ امیدوار دوسرے وادے طلا کے ہونگے مصرعہ
حریص را نکند نعمت دوعالم سیر + مال ونر دنیا کے جمع کرنے مین توکسقدر کوشش ہوتی ہے لیکن کوئی موت کو یاد نہین کرتا صاحب ابواب الجنان کتاب ارشادالقلوب سے نقل فرماتے ہین کہ جناب رسالتمآب سے منقول ہے کہ کوئی گہر ایسا نہین ہے کہ جہان ملک الموت روزانہ پانچ مرتبہ نہ جاتے ہون پہر انہین حضرت سے منقول ہے فقرا امرا سے پہلے بہشت مین جاوینگے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ بروز قیامت دو بندہ مومن کہ اہل بہشت سے ہون ایک فقیر دوسرا غنی دونون کو سامنے خدا کے واسطے حساب کے کہڑا کرینگے۔ پس بندہ فقیر کہے گا کہ اے پروردگار میرے مجہ بندہ بیچارہ سے کس چیز کا حساب لیا جاتاہے توعالم ہے کہ مین صاحب حکومت نہ تہا کہ عدل وظلم کا حساب دون تو واقف ہے کہ مین صاحب مال نہ تہا کہ زکواۃ وخمس کا حساب دون۔ خداوند عالم کے جانب سے خطاب ہوگا کہ اے بندہ مومن توسچ کہتاہے۔ پہر حکم ہوگا کہ اسکو داخل بہشت کردو پہر

اوس دوسرے بندہ مومن جو کہ دنیا مین غنی و مالدار تھا اور اوسکے اعمال بھی قابل بہشت
تھے اوس سے حساب لینگے اور اوسکے لینے مین اسقدر وقفہ ہوگا کہ عرق اوس سے اسقدر
جاری ہوگا کہ اگر چالیس اونٹ اوسکو نوش کرین تو سیراب ہو جاوین بعد ازان وہ بھی داخل
بہشت ہوگا - فقیر اس غنی کو دیکھکر سوال کریگا کہ تمھارے آنے مین کیون دیر ہوئی غنی
جواب دیگا کہ بوجہ طوالت حساب کے یعنی خداوند عالم نے مجھسے ذرہ ذرہ حساب لیا ہے
پھر غنی سوال کریگا تو کون ہے فقیر جواب دیگا کہ مین وہ شخص ہون کہ وقت حساب کے
ہمراہ تیرے کھڑا تھا غنی اوسوقت کہے گا کہ بہشت کے ہوا نے خلقت تیری ایسی متغیر کر دی
کہ مین نے نہین پہچانا - پس جو انسان کہ غریب فقیر خدا پرست ہین اونکو مژدہ ہو کہ وہ پہلے
غنی سے داخل بہشت ہونگے اگرچہ آج اونکا کوئی شمار نہین ہے لیکن بروز فردا شمار ہوگا -
حضرت جعفر بن محمد صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ خداوند عالم اپنے بندہ مومن محتاج
سے عذر خواہ ہوگا جس طرحسے کہ برادر برادر سے عذر خواہی کرتا ہے حضرت محمد مصطفےٰ فرماتے
ہین کہ زیادہ تر اہل بہشت سے فقرا و مساکین ہین - صاحب ابواب الجنان تحریر فرماتے ہین
کہ زیادہ تر خدا پرست فقرا و مساکین ہین اور زیادہ تر غافل و مخالف خدا و مطیع نفس غنی
و صاحب حکومت ہین - سوم مذمت تعمیر عمارات عالیہ - جو لوگ کہ تعمیر عمارات زرنگار و آراستگی
باغ سبزہ زار کے فکر مین شب و روز مشغول ہین وہ صداے کل من علیہا فان سے بالکل غافل
ہین - اونکو چاہئے کہ ہوش مین آنکر عمارت خورنق سے دریافت کرین کہ بہرام گور کہان ہے طاق
کسرے سے سوال کرین کہ نوشیروان کیا ہوا شہر مصر سے استفسار کرین کہ عزیز مصر کہان گیا شہر بغداد
سے پوچھین کہ خلیفہ تیرے کیا ہوئے باغ ارم سے کہین کہ شداد کیا ہوا اپنے مکانون سے دریافت
کرین کہ بانے تیرے کیا ہوے - افسوس اے غافلان افسوس ہے تم لوگونکو چاہئے کہ تواریخ
گذشتگان مطالعہ کرو اور تبدلات و تغیرات جہان بوقلمون دیدہ عبرت سے دیکھو کہ اس جگہہ
مہمان سرا مین چند روز قیام کرنا ہے یہ جگہہ قابل دل بستگی نہین ہے خیال کرنا چاہئے کہ اس سے
پہلے اس جگہہ دوسرے لوگ فروکش تھے اور بخیال ملکیت سکونت رکھتے تھے وہ اب کہان
ہین - حضرت مرتضیٰ علی علیہ السلام فرماتے ہین کہ اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ ہے کہ ہر روز خلایق
کی طرف متوجہ ہو کر ندا کرتا ہے کہ پیدا ہوے ہو تم واسطے موت کے اور مال و اسباب جمع کرتے
ہو تم واسطے چھوڑ جانے کے اور عمارت بلند تعمیر کرتے ہو تم واسطے خراب ہونے کے - نقل ہے

کہ کسی بادشاہ عجم نے جنگل مین ایک عمارت عالی شان نہایت خوبی و زیبایش سے تعمیر کی و فرش
ملوکانہ پُر تکلف بچہوایا اور ایک دن جشن کا مقرر کیا اوس روز جملہ آراکین سلطنت نے جمع ہو کر بادشاہ
کو مبارک باد دی۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ جو شخص اس عمارت مین ایک عیب بہی نکالے اوسکو ہزار
ہتیلی زر کی انعام دیجاوے گی بہتون نے غور کیا کوئی عیب اوس عمارت مین نہین پایا۔ اتفاقاً ذکر زینت عمارت عالیہ
ایک فقیر بہی وہان آیا اوسنے کہا کہ افسوس ہے اگر اس عمارت مین دو عیب نہ ہوتے تو یہ عمارت
بے عیب تہے یہ خبر لوگون نے بادشاہ تک پہونچائی بادشاہ نے طلب فرما کر دریافت کیا درویش
نے کہا کہ ایک عیب اس عمارت مین یہ ہے کہ یہ عمارت آخر کو خراب و برباد ہو جاوے گی اور دوسرا
عیب یہ ہے کہ صاحب اس مکان کا ایک روز مر جائے گا۔ بادشاہ نے سنکر عبرت پکڑے اور
اوسیوقت اوس مکان کو ترک کر دیا۔ حضرت خاتم الانبیاء سے روایت ہے کہ جو شخص واسطے ریا و سمعت
کے گہر بناویگا تو بروز قیامت ایک طوق مین اوس گہر کو بانی خانہ کے گردن مین لٹکا دینگے اور
دوزخ مین پہونچاوینگے ۔ غرض اس سے یہ ہے کہ بقدر ضرورت مکان بنوا دے نہ عمارت
شان دار ہو نہ مکان کو چپک ہو اگر ضرورت سے زیادہ مکان شاندار و منقش بنوایا اسکے دو حالت ہین
یا تو اپنے زر و مال سے بنوایا یا غیر کے۔ اگر اپنے زر سے بنوایا تو اسراف مین داخل ہوا اور خداوند عالم
مسرف کو دوست نہین رکہتا۔ اگر غیر کے زر سے بنوایا تو ظلم کیا خداوند عالم ظالم کو بہی دوست
نہین رکہتا۔ غور کرنا چاہئے کہ چند سال کے واسطے کیا خلاف شرع کرین چند سال کیسا کبہی ایسا
ہوتا ہے کہ عمارت تمام نہین ہونے پائی اور عمر باقی تمام ہو جاتی ہے قصہ شداد بن عاد پر لحاظ
کرنا چاہئے کہ اوسنے ارم کے بنوانے مین کسقدر مدت صرف کی ۔ سو امیر الامرا کو اسبات پر مقرر
کیا تہا کہ ہر شخص ہزار مرد اہل ہنر و استاد ہر واسطے تعمیر کے لاوین اور شاہان ہند و روم کو حکم دیا ذکر زینت عمارت عالیہ
تہا کہ جسقدر زر و سیم و در و جواہر مہیا ہو سکے بہیجین۔ ایک اینٹ طلا و ایک نقرہ سے کام جاری
ہوا اور اوس مین درار و سوراخ جو پڑتے تہے وہ جواہرات سے بہرے جاتے تہے۔ لکہا ہے کہ ہر
روز چار ہزار شتر سیم و زر و در و جواہر صرف ہوتا تہا قصہ مختصر بقولے تین سو سال و بقولے پانسو
سال کے بعد وہ باغ طیار ہوا تو شداد اوس باغ کو دیکہنے تک نہ پایا تہا کہ پیام اجل آ گیا۔ حضرت
نوح علیہ السلام باوجودیکہ عمر طویل رکہتے تہے بعض روایت سے ظاہر ہے کہ دو ہزار پانچ سو سال کی
عمر تہی لیکن اونہون نے گہر نہین بنوایا کیونکہ ہر صبح خیال کرتے تہے کہ شام تک مین زندہ رہون یا
نہ رہون اور جب شام ہوتی تہی تو یہ کہتے تہے کہ دیکہون مین صبح تک زندہ رہون یا نہ رہون۔

غور کرنا چاہئے کہ جبکہ پیغمبران خدا کا یہ خیال ہو تو ہم لوگوں کو کیون خیال نہ کرنا چاہئے - چہارم ذکر مذمت مباشرت شاہدان جو لوگ کہ مبتلاے الفت شاہدان گلعذار و بوس وکنار خوبرویان خوش رخسار ہین وہ لوگ خدا کو بھول گئے ہین اور اپنی پارسائی مین دہبہ لگایا ہے کسواسطیکہ کہ شہوت زنان ایک آتش سوزندہ ہے کہ جسوقت ہوا و ہوس نفسانی سے مشتعل ہوتی ہے خرمن ایمان کو جلا دیتی ہے خوشا نصیب وہ لوگ ہین کہ جو لوگ بذریعہ حلال کے اس آگ کو بجہاتے ہین گمراہ و بدبخت و اویلہ وا و باش وہ لوگ ہین کہ جو حلال سے پرہیز کر کے حرام مین مشغول رہتے ہین اور اوسکا نام مردانگی رکہا ہے اگر مردانگی کے یہی معنی ہین تو ہم سے وہ جانوران کہ جو مباشرت اعلانیہ کرتے ہین بہت زیادہ جوانمرد ہین - سوچنا چاہئے مردانگی کے یہ معنی ہین کہ نفس سرکش کو قابو مین رکہے حرام کاری سے اپنے کو بچاوے یہ ہے جس سے خدا خوش ہو - قصہ حضرت یوسف علیہ السلام و زلیخا مشہور ہے کہ ہفتم خانہ مین زلیخا نے کسقدر مباشرت کے لئے کوشش کی لیکن یوسف علیہ السلام مرتکب فعل بد نہ ہوے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ عزیز مصر ہوے - لکہا ہے کہ ہفتم خانہ مین ایک بُت تہا زلیخا نے شرم سے اوسپر ایک پردہ چھوڑ دیا تہا اس خیال سے کہ یہ بُت میرے افعال سے واقف ہو کہ مین شرمندہ ہوون - حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ اے زلیخا تو اپنے معبود سے کہ یہ پتہر ہے اسقدر شرم کرتی ہے مین اپنے معبود سے کہ وہ واقف ہے نہان و آشکارا کا کیونکر شرم نکرون افسوس ہے ہم لوگونکو کہ باوجودیکہ ہم لوگ جانتے ہین کہ خداوند عالم ہر جگہہ حاضر ہے اور ناظر ہے اوسپر بہی کچہ خوف خدا نہین کرتے نقل ہے کہ ایک مرتبہ کسی شہر مین قحط پڑا کہ تمام شہر نان شبینہ کو محتاج ہو گیا ایک آہنگر کہ امیر تہا اوسکی پروس مین ایک عورت صاحب حسن و جمال معہ فرزندان خورد سال آباد تہے جبکہ اوسکے لڑکے مارے بہوک کے مرنے لگے تو وہ عورت آہنگر کے پاس گئی اور کہا کہ لڑکے ہمارے مارے بہوک کے فریاد کرتے ہین آپ ہماری کچہ اعانت کیجئے آہنگر کہ اوسکا حسن و جمال دیکہکر فریفتہ ہو گیا تہا اوسنے جواب دیا کہ اے عورت اگر تو ہماری مواصلت منظور کرے تو تجکو کچہ زر و سیم دیوین وہ زن پاکدامن اس بات کو سنکر شرم سے عرق عرق ہو گئی اور سر جہکائے اپنے گہر واپس آئی اوس روز اوسکے لڑکے بہوکے رہگئے دوسرے روز وہ عورت اپنے لڑکون کی بیقراری دیکہہ کر پہر اوس آہنگر کے پاس گئی اور اپنی التجا ظاہر کی پہر آہنگر نے وہی شرط ظاہر کی - عورت صالحہ پہر گردن جہکا کر اپنے گہر واپس آئی پہر یہان اپنے لڑکون کی اضطرابیان دیکہی گئین پہر آہنگر کے پاس گئی اور کہا کہ میرے لڑکے فاقہ سے مرتے ہین آہنگر نے پہر وہی جواب دیا - آخر الامر وہ عورت

بھیجوا کر بولی کہ اے آہنگر اگر تو بے وصل کا خواستگار رہے تو مجکو ایسے جگہہ لیچل کہ وہان سوا
میرے اور تیرے کوئی دوسرا نہ ہو تو البتہ مین اس کام پر راضی ہون آہنگر کا دوسرا مکان خالی
تہا فوراً خوش ہوکر اوس مکان کو آراستہ کرایا اور اوس عورت کو وہان اپنے ہمراہ لے گیا اور سب
دروازہ بند کراکے جانب اوس عورت کے متوجہ ہوا اور چاہا کہ شربت وصل سے سیراب ہو اوس
زن صالحہ نے کہا کہ اے آہنگر میرے اور تیرے یہ شرط تہی کہ مین اوس جگہہ مواصلت کرونگی
کہ جہان کوئی نہ ہو۔ آہنگر نے جواب دیا کہ اس جگہہ سوا میرے اور تیرے کوئی نہین ہے اور دروازے
بہی بند ہین۔ عورت نے جواب دیا کہ اے مرد نادان اس جگہہ پروردگار عالم جلشانہ کہ وہ مبصر
ظاہر و باطن ہے ناظر ہے اور دو ملائکہ دوش میرے اور دو ملائکہ دوش تیرے جو کہ خدا کے جانب
سے اعمال لکہنے کو مقرر ہین اس جگہہ موجود ہین ایسے مجمع مین ایسا فعل قبیح کرنا خلاف شرع ہے اور
نہایت بے حیائی و بے شرمی ہے آہنگر نے جسوقت یہ گفتگو اوس زن صالحہ کی سنی تو
غور کیا کہ اللہ اکبر یہ عورت ناقص العقل ہوکر ایسے عاقلانہ و ہوش کی گفتگو کرتی ہے
اور اپنے خالق سے کس درجہ خایف ہے افسوس ہے کہ مین مرد ہون اور
مجکو کچہ بہی خوف خدا نہین ہے یہ سوچکر وہ آہنگر اوس فعل سے باز رہا اور کچہ نقد اوس عورت کے
ضرورت کے موافق دیکر رخصت کیا۔ عورت نے وقت رخصتی کے اوسکو یہ دعا دی کہ خداوند عالم
تجہپر آتش جہنم حرام کرے جسکا یہ اثر ہوا کہ وہ آہنگر گرم لوہا اپنے ہاتہہ سے آتش سے نکالتا تہا
اور اوسکا ہاتہہ نہین جلتا تہا۔ انسان کو غور کرنا چاہیئے کہ اگر وقت مواصلت کے کوئی لڑکا
اتفاقاً آجائے توکسقدر شرم معلوم ہوگی بلکہ اوس شغل کو ترک کرنا پڑے گا اور جب تک وہ
لڑکا وہان موجود رہے گا ہرگز اس شغل کے نزدیک نہ جائے گا۔ افسوس صد افسوس اون غافلون
سے ہے جو کہ خالق اکبر سے بالکل شرم و خوف نہین کرتے اور ایسے فعل بد کے مرتکب ہوتے ہین
باوجودیکہ جانتے ہین کہ خداوند عالم ہر جگہہ موجود ہے **نقل** ہے کہ قوم بنی اسرائیل سے
ایک مرد جوان خوبرو وحسین تہا پیشہ گل فروشی کرتا تہا ایک روز ایک محلہ مین حسب دستور
گل فروشی کرتا ہوا نکلا وہان ایک عورت اوسکا حسن وجمال دیکہکر عاشق ہوگئی اور پہول
خریدنے کے واسطے اوسکو بلایا جب وہ جوان آیا تو اوسکو اندر مکان کے لے گئی اور لونڈی سے
حکم دیا کہ دروازہ بند کرے مرد جوان سے وصل کی درخواست کی مرد صالح نے انکار کیا عورت
نے اصرار کیا اور کہا کہ مین اسقدر تجکو زر نقد دونگی کہ تیرے تمام عمر کے رزق کو کافی ہوگا مرد نے

خوف خدا سے اوسکے باتون پر بالکل لحاظ نہین کیا اور دل مین خیال کیا کہ اس قحبہ سے جان بچانا
بلا حیلہ مشکل ہے یہ سونچکر مرد نے عورت سے کہا کہ اچھا مین رفع ضرورت کر آؤن واسطے رفع ضرورت
کے باغچہ مین آیا وہان بے خوف باغچہ کے دیوار پر چڑھ گیا اور نیچے کود پڑا چونکہ یہ کام محض خوشنودی خدا
کے واسطے اوس مرد نے کیا تہا اسلیئے خدا نے بہی اوسکی حفاظت کی کہ ذرا بہی اوسکے چوٹ نہین آئی وہ
مرد جوان اپنے گہر لوٹ آیا اور اپنی عورت سے تمام قصہ بیان کیا چونکہ اوس روز رازقہ اوسکے ہاتھہ نہین
آیا تہا اسلیئے اوس مرد نے اپنی زوجہ سے کہا کہ حسب دستور تنور روشن کردے تاکہ محلہ والے میری آجکے فاقہ
کشی پر مطلع نہ ہون یہ کہکر وہ مرد جوان طاعت خدا مین مشغول ہوا اوسکی عورت تنور روشن کرکے جا کر سو رہی
اتفاقاً محلہ مین کسی عورت کو آگ کی ضرورت ہوئی وہ عورت اس مرد جوان کے یہان تنور روشن دیکہکر آگ
لینے آئی دیکہا کہ تنور مین روٹیان پختہ ہوکر طیار ہین لیکن وہان کوئی نہین ہے اوس عورت نے شور مچایا
کہ ارے روٹیان طیار ہین اسکو نکالو ورنہ جل جائیگی یہ بات اوس مرد جوان کی عورت نے سنی اور آئی
دیکہا کہ روٹیون سے تنور بہرا ہوا ہے دل مین سمجہی کہ چونکہ میرے شوہر نے خوف خدا سے پرہیزگاری کو راہ دیا تہا
اوسکے برکت سے یہ روٹیان ہین۔ اوسنے خوش خوش جملہ روٹیون کو تنور سے نکالا اور اپنے شوہر کے پاس لے گئی
اور قصہ بیان کیا اوس مرد نے سجدہ شکر خدا کیا۔ انسان غور تو کرے کہ جب ہم خوف خدا سے امر بد سے
پرہیز کرینگے تو ضرور خدا بہی ہماری مدد کریگا۔ حکم خدا ہے کہ اگر انسان خلوت مین قصد معاصیت کرنے کا کرے
اور وہ اوس معصیت پر قادر ہو اور خوف خدا کرکے نفس کی مخالفت کرے یعنی اوس معصیت سے باز
رہے تو اوس شخص کی آرام گاہ جنت ہے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ افضل العبادات
عفت و پاکدامنی ہے۔ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہین کہ نزدیک خدا کے بہترین
عبادت یہ ہے کہ انسان اپنے کو حرام خوری و حرام کاری سے بچائے رہے حرام کاری کی احادیث
مین نہایت مذمت ہے۔ حضرت رسالتؐ پناہ سے منقول ہے کہ نزدیک خدا کے اس سے زیادہ
کوئی گناہ نہین ہے اوّل کسی پیغمبر کو قتل کرنا دوم خانہ کعبہ کو منہدم کرنا سوم حرام کاری کرنا۔ اور حرام کاری
کی چھ خصلتین ہین تین دنیا مین و تین آخرت مین۔ دنیا مین نور چہرہ کا برطرف ہوجاتا ہے محتاج
ہوجاتا ہے۔ عمر کوتاہ ہوتی ہے۔ آخرت مین باعث خشم الٰہی ہوتا ہے سبب دشواری حساب ہوتا ہے
قابل دوزخ کے قرار پاتا ہے۔ اور یہ بہی انہین حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص زنا کرے زن مسلمہ
سے خواہ یہودیہ سے خواہ نصرانیہ سے خواہ مجوسیہ سے اور یہ عورتین آزاد ہون خواہ بندہ ہون اور
شخص زانی اوس فعل بد سے توبہ نکرے اور مر جائے تو خدائے تعالیٰ تین سو دروازے اوسکے قبر مین

کہولتا ہے اور ہر دروازہ سے سانپ و بچہو اوسکے قبر مین جہنم سے آتے ہین اور روز قیامت تک
آگ مین وہ شخص جلتا ہے۔ اور بروز حشر اوسکے بو سے لوگ پریشان ہونگے حضرت علی علیہ السلام
سے روایت ہے کہ بروز حشر ایک ہوا ایسی بہیجی گی کہ اہل محشر اوسکے بو سے اس درجہ پریشان ہو جائینگے
کہ سانس لینا دشوار ہوگا۔ اوسوقت ایک منادی ندا کریگا کہ اے اہل محشر تم جانتے ہو کہ یہ کسکی
بو ہے اہل محشر جواب دینگے کہ ہم نہین جانتے لیکن اس بو سے ہمکو کمال رنج پہونچا ہے اوسوقت منادی
کہیگا کہ یہ بو اون لوگون کی فرج کی ہے کہ جو لوگ زنا کرتے تھے اور بغیر توبہ کے ہوئے مر گئے ہین اے
اہل محشر اون لوگون پر لعنت کرو کہ خدا لعنت کرتا ہے پس اہل محشر اوسپر لعنت کرینگے۔ انسان کو زنا سے
نہایت احتیاط کرنا چاہئے اور ایک ساعت کے جماع کے واسطے کہ مراد ہے داخل کرنا جائے پیشاب کا جائے
پیشاب مین اپنے کو ایسے عذاب سخت مین مبتلا کرنا کام عاقلونکا نہین ہے تعجب ہے کہ کیونکر اس فعل کا
نام عیش رکہا گیا ہے جسکا نتیجہ بد دنیا ہی مین حاصل ہوتا ہے۔ **نقل** ہے کہ حضرت داود علیہ السلام
کے زمانہ مین ایک مرد کسی عورت کے پاس جاکر جبریہ نزدیکی کرتا تہا ایک روز اوس عورت نے بالہام الہی
اوس مرد سے کہا کہ اے مرد تو میرے پاس آکر جبریہ مقاربت کرتا ہے تیرے مکان پر تیری زوجہ سے ایک
دوسرا شخص جاکر یہی فعل کرتا ہے یہ بات سنکر وہ مرد اوٹہا اور اپنے مکان پر آیا دیکہا کہ ایک مرد موجود ہے۔ اسکو
گرفتار کرکے حضرت داود علیہ السلام کی خدمت مین لے گیا اور سارا ماجرا بیان کیا۔ حضرت داود علیہ السلام
کے پاس وحی نازل ہوئی کہ اے داود اس شخص سے کہدو کہ جیسا تو نے دوسرے کی بے عزتی کیا یہہ
اوسکا نتیجہ ہے۔ **نقل** ہے کہ ایک مرد کسی عورت پر عاشق تہا اور عشق نے اسدرجہ ترقی کی کہ دیوار پہاندنے
پر آمادہ ہوگیا۔ ایک رات کو وہ مرد اوس عورت کے مکانپر دیوار پر چڑہ گیا وہ عورت حسینہ اپنے مکان
مین تنہا تہی اس مرد نے چاہا کہ کود کر شربت وصال نوش کیجئے اور اوس زن عفیفہ کے آبرو پامال کیجئے۔
یکایک دلمین یہ خیال گذرا کہ ایسے فعل بد کا مرتکب ہونا باعث نزول عتاب الہی ہے یہ سوچکر دیوار پر سے
اوتر آیا اور نادم و پشیمان ہوکر اپنے مکان کو لوٹا دیکہا کہ یہان ایک مرد میرے مکان کے دیوار پر چڑہا
ہے اور چاہتا ہے کہ اندر کودے اسنے خیال کیا کہ یہ میرے ارادہ کا عوض ہے۔ یہ خیال کرکے شور مچایا کہ
اے بہائی اندر مت جانا اسی جگہہ سے لوٹ آؤ۔ کیونکہ مین بہی اندر نہین گیا ہون۔ انسان کو ایسے
فعل ناجائز سے نہایت پرہیز کرنا چاہئے کہ جسکا مکافات دنیا ہی مین ظہور مین آتا ہے اور آخرت مین
تو ہوویگا کیونکہ جیسے اپنی عزت ویسی ہی دوسرے کی عزت۔ رسول خدا سے منقول ہے جو شخص کہ اپنی
آنکہہ کو حرام سے پر کرے گا تو بروز حشر خداوند عالم اسکی آنکہہ سیخ آتشین سے نکالیگا۔ آدمی کو ہوشیار رہنا چاہئے

ذکر زنا عیب
با شہوت زنا کا بیان

ذکر زنا عیب
با شہوت زنا کا بیان

کیونکہ اگر کسی عورت پر نظر بد ڈالے گا تو دوسرا شخص اوسکے عورت پر بھی نظر بد ڈالے گا - اور بھی حضرت خاتم الانبیاء سے روایت ہے کہ اگر کوئی شخص کسی طفل حسین کو پیار کرے از راہ شہوت کے تو خداے تعالے ہزار سال اوسکو آتش عذاب مین جلائے گا اور جو شخص کہ ساتھ اوسکے مقاربت کرے تو وہ شخص بوے بہشت نہ سونگہیگا باوجودیکہ بوے بہشت پانچ سو سال کی راہ تک پہونچتی ہے - تاوقتیکہ وہ تائب نہو اور روایات و حکایات و حدیث دربارہ اس فعل خبیث کے بہت ہین اور روزن دیوار سے خفیہ طور پر عورات ہمسایہ پر نظر ڈالنا یا مہمان عورتین جو گھر مین آوین اونکو روزن سے دیکھنا نہایت سخت ممانعت ہے - محمد مصطفےٰ سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص روزن دیوار سے ہمسایہ کی عورت پر نظر ڈالے تو دنیا مین وہ شخص رسوا ہوگا اور آخرت مین اوسکی عورت مردمان کے سامنے کی جاوے گی اور وہ مرد داخل جہنم ہوگا اور اسیطرح عورتونکو بھی روزن دیوار سے جہانکنا یا غیر مرد کو دیکہنا سخت ممانعت ہے - ہشتم مذمت پرخوری و پرنوشی و حرام خوری جو لوگ کہ پرخوری کے طرف مائل ہین وہ بالکل بندہ دنیا ہو گئے ہین اونکو خدا دوست نہین رکھتا ہے چاہئے کہ انسان اسقدر زیادہ نہ کہاوے کہ ہیضہ ہو جاوے اور نہ اسقدر کم کہاوے کہ ضعیف ہو جاوے - پرخوری سے طاعت خدا مین انسان کاہل ہو جاتا ہے اور دل مردہ ہو جاتا ہے - جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ جو شخص کم کہاتا ہے وہ تندرست اور دل اوسکا روشن و صاف رہتا ہے اور جو بہت کہاتا ہے وہ درد شکم و ضعف قلب مین مبتلا رہتا ہے - حضرت یحییٰ بن ذکریا علیہ السلام سے راستہ مین شیطان سے ملاقات ہوئی - حضرت یحییٰ نے شیطان سے پوچھا کہ تو بنی آدم پر کسوقت فریب دینے مین غالب ہوتا ہے شیطان نے جواب دیا کہ جسوقت بنی آدم پرخوردہ و پر آشامیدہ ہوتا ہے اوسوقت مین غالب رہتا ہون - حضرت محمد مصطفےٰ فرماتے ہین کہ نزدیک خدا کے بلند مرتبہ اوسکا زیادہ ہے کہ جو کم کہاتا ہے اور بہوکا رہتا ہے اور یاد الٰہی کرتا ہے - اور دشمن ترین وہ شخص ہے کہ جو بہت کہاتا ہے اور بہت پیتا ہے اور بہت سوتا ہے - حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہین کہ بہت کہانے سے پرہیز کرو کیونکہ جو شخص بہت کہاتا ہے اور بہت سوتا ہے وہ نماز کم پڑہتا ہے اور جو شخص کہ نماز کم پڑہتا ہے نام اوسکا غافلون مین لکہا جاتا ہے - **شعر حکیم سنائی** -

چون خوری بیش پیل باشی تو + کم خوری جبرئیل باشی تو

حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین چیزین باعث خشم الٰہی کے ہین اول یہ کہ بیوقت و بلاضرورت سونا دوم یہ کہ بے محل و بغیر عجیب و غریب چیز دیکہے ہوئے ہنسنا سوم یہ کہ بغیر بہوک کے

ذکر مذمت پرخوری
پرنوشی اور حرام خوری

ذکر مذمت پرخوری

طعام کہانا - ذکر حرام خوری جو لوگ کہ لقمہ حرام سے پرہیز نہین کرتے وہ بیجا و خلاف شرع کرتے
ہین - نان خشک بذریعہ حلال کہا کر سو رہنا بہتر ہے طعامہاے لذیذ و خوش گوار جو کہ طریق حرام سے
حاصل ہوا ہو حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہین کہ صبر دو قسم کا ہوتا ہے ایک تو بوقت نزول مصیبت
کہ بندہ مردانگی کو دخل دیکر صبر کرے دوسرے لقمہ حرام سے پرہیز کرے لیکن یہ صبر نیکوترین صبر اول
سے ہے - اور شکر بہی دو قسم کا ہے اول مصیبت مین صبر کرنا اور شکر خدا بجالانا دوم معصیت کو ترک
کرکے شکر خدا بجالانا - حضرت محمد مصطفےٰ سے منقول ہے کہ جس شخص کا گوشت لقمہ حرام سے روئیدہ ہے
وہ داخل بہشت نہوگا بلکہ وہ سزاوار دوزخ ہے اور بہی اونہیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص ایک
لقمہ بہی حرام کا کہا دے تو چالیس روز تک اوسکی دعا قبول نہین ہوتی - امام جعفر صادق علیہ السلام
سے روایت ہے کہ جو شخص ایک لقمہ حرام کو ترک کرے تو نزدیک خدا کے بہتر ہے دو ہزار رکعت نماز
سنتی ادا کرنے سے - انسان خیال تو کرے کہ لذت و خوشبوے طعام اوسوقت تک ہے کہ جب تک
دہن مین ہے - دہن سے داخل شکم ہوئی تو کیا کہا جاوے کہ اوسکا نتیجہ کیا ہوتا ہے سب کو معلوم
ہے کہ وہ فضلہ ہو جاتا ہے ایسی حالت مین انسان لقمہ حلال کی جستجو مین رہے چاہے نان جوین
ہو - اور حرام خوری سے پرہیز کرے چاہے شیرمال ہو - ششم ذکر مذمت خواہش لباس فاخرہ
جو لوگ کہ لباس ریشمی و زربفت پہننے کی خواہش رکہتے ہین اور اپنے قلوب کو صاف نہین کرتے
وہ مرد تو ہین لیکن اپنے کو زنانے لباس مین ملبوس کرتے ہین - انسان کو چاہیے کہ پیراہن فروتنی
و بردباری و پرہیزگاری کو زیب تن کرے جو کہ لباس مردانہ ہے - منقول ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ
نے حضرت موسیٰ پر وحی کی کہ جو شخص بظاہر آراستہ و پیراستہ ہو و باطن اوسکا خراب ہو تو وہ
میرا دشمن ہے اور جس شخص کا ظاہر و باطن یکسان ہو وہ مومن ہے اور جس شخص کا باطن ظاہر
سے اچہا ہو وہ ولی ہے لکہا ہے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو خداوند عالم اوس سے چالیس
سوال کرتا ہے منجملہ اوس چالیس سوال کے ایک یہ بہی ہے کہ اے فرزند آدم ظاہر اپنے کو واسطے
دکہانے آدمیون کے آراستہ کیا اور باطن اپنا کہ وہ منظرگاہ میری ہے اوسکو نہ آراستہ
کیا - غور کرنا چاہیے کہ انسان ظاہر تو اپنے تئین خوش پوشاک بناتا ہے لیکن دل کو کہ یہ گذرگاہ
حق تعالیٰ ہے دنیا بہر کا جعل و فریب و خیالات باطل سے بہر رکہتا ہے تعجب ہے کہ ہم لوگ
اس سوال کا کیا جواب حق تعالےٰ کو دینگے - صاحب ابواب الجنان کتاب کافی سے
یہ تحریر فرماتے ہین کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ مرد

ذکر مذمت حرام خوری

ذکر مذمت لباس فاخرہ

کوحریر و دیبا پہننا سواے جنگ کے حرام ہے کیونکہ یہ لباس زینت زنان ہے بلکہ کتاب
اکمال الدین مین مذکور ہے کہ حضرت علی علیہ السلام ایک مرتبہ خطبہ فرمارہے تھے کہ صعصعہ بن
سوہان نے التماس کیا کہ یا حضرت خروج دجال کی کیا علامتین ہین حضرت نے فرمایا خروج
دجال اوسوقت ہوگا کہ آدمی نماز کم پڑہینگے اور امانت کو ضایع کرینگے اور دروغ گوئی کو
حلال جانینگے اور رشوت ستانی کرینگے اور عمارات بلند بنوائینگے اور دین کو عوض مین دنیا
کے فروخت کرینگے اور عورتون سے مشورہ لینگے اور قطع رحم کرینگے اور مطیع نفس ہونگے
اور خون کرنا سہل سمجھینگے اور علم ضعیف ہو جائے گا اور ظلم کو اپنا فخر سمجھینگے امرا فاجر ہونگے و
گواہی جہوٹی ظاہر ہونگے اور بدون کے ساتھہ نیکیان کرینگے اور یہ بہی علامت فرمایا ہے کہ مرد
عورتون کی شکل بنا پسند کرینگے اور عورتین مرد کے شبیہ بنینگی - حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ لعنت فرماتے ہین اوس مرد کو کہ جو بشکل زنان
اپنے کو بناتے ہین اور اون عورتون کو کہ جو اپنے کو شکل مردانہ بناتے ہین - شریعت نے
لباس حریر وطلا عورتون ہی کے واسطے مخصوص کیا ہے - شعر

لباس زرت گرچہ بس دل کش است + بہ پیش مرد آتش است آتش است

حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ اگر کوئی شخص لباس اس نیت سے پہنے
کہ مین خوش پوشاک کہلاؤن اور میرے خوش پوشاکی کی شہرت ہو تو خداوند عالم بروز قیامت
اوسکو جامہ آتش سے ملبوس کرے گا - انسان کو چاہئے کہ مال حلال سے لباس حسب شریعت
پہنے اور اپنے قلب کو خوب صاف رکہے تاکہ باعث خوشنودی خدا ہو ہفتم ذکر مذمت صحبت
ظریفان جو لوگ کہ اپنے عمر کو صحبت احباب نادان مین مفت ضایع کرتے ہین نادانی کرتے ہین قاعدہ
ہے کہ جب دو چار آدمی ناقص خیال و بد باطن کے جمع ہوتے ہین تو سوا ہرزہ گوئی و خندہ زنی
و غیبت و ایک دوسرے کا دل دکہانے کے دوسرا ذکر نہین کرتے اور اسکا تفریح نام رکھا ہے - حضرت
رسول خدا سے منقول ہے کہ حواریون حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے خواص تھے ایک مرتبہ حواریون نے
حضرت عیسی علیہ السلام سے پوچھا کہ کس سے ہمنشینی کرین حضرت عیسےٰ نے فرمایا کہ جسکے پاس بیٹھنے
سے ذکر خدا و رسول ہوتا ہو اور سوا علم کے دوسرا ذکر نہ ہوتا ہو - انسان کیسا غافل ہے کہ کل عمر اپنی صحبت
جہلا مین بیٹھکر لہو لعب مین گذرانکر انجام کو نادم و پشیمان ہوتا ہے اور نفس امارہ کس درجہ لطیفہ ظرایف آمیز
سے خوش ہوتا ہے قطعہ اے برادر میگریز از یار بد + یار بد بدتر بود از مار بد +

مار بد تنہا ترا بر جان زند ✤ یار بد بر جان و بر ایمان زند

انسان دوست زبانی و ہرزہ گوئی سے پرہیز کرے کہ سوا نقصان جان و مال و ایمان کے اور کچہہ بہی فائدہ نہین ہوتا بلکہ گوشہ نشینی و کم گوئی بہتر ہے حضرت علی علیہ السلام حضرت نبی صلعم سے روایت نقل فرماتے ہین کہ انسان جو کچہ کہے صحیح کہے خلاف شرع نہ کہے کیونکہ ہر انسان کے ہمراہ دو فرشتے ہین اور قلم اونکا تمہاری زبان ہے اور سیاہی آب دہن ہے۔ اور انسان جو کچہ زبان سے کہتا ہے وہ اوسکو لکہتے جاتے ہین ایسی حالت مین انسان کو نہایت سمجہکر بات کرنا چاہیئے کیون ایسی بات کہے کہ جس سے انجام کو پشیمانی و ندامت حاصل ہو۔ خاموشی مین سات فائدے ہین منجملہ اونکے ایک یہ ہے کہ عبادت ہے بغیر رنج کے دوم ندامت و پشیمانی و عذر خواہی دوستون سے باز رکہتی ہے تیسرے کرام الکاتبین کو بیہودہ گوئی لکہنے کے رنج سے محفوظ رکہتی ہے اسی طرح سے اور بہی ہین حضرت رسالت پناہ سے منقول ہے کہ جس شخص نے محافظت کیا اپنے زبان کو ہرزہ گوئی سے اور اپنے شکم کو لقمہ حرام سے اور اپنے فروج کو فعل بد سے وہ داخل بہشت ہوگا۔ اور بہت خندہ زنی کرنا بہی ممانعت ہے حضرت محمد مصطفےٰ فرماتے ہین کہ زیادہ ہنسنا دلکو مردہ کرتا ہے اور نور چہرہ کا زایل کرتا ہے توریت مین منقول ہے کہ تعجب ہے اوس شخص سے کہ وہ جانتا ہے کہ مین مرونگا اور پہر وہ خرم و شاد ہوتا ہے۔ اور حالات جہنم جانتا ہے اور پہر وہ خندہ زنی کرتا ہے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ کسی مرد جوان کو دیکہا کہ وہ خندہ زنی کر رہا ہے حضرت اوسکے جانب متوجہ ہوئے اور پوچہا کہ اے شخص کیا تو پل صراط سے گذر گیا اوسنے جواب دیا کہ یا حضرت نہین۔ پہر آپنے پوچہا کہ کیا تجکو معلوم ہے کہ تو بہشت مین جائیگا اوسنے جواب دیا کہ نہین اوسوقت آپنے فرمایا کہ ابہی تک تو پل صراط سے نہین گذرا اور ابہی تک اندیشہ بہشت و دوزخ سے بہی فارغ نہین ہوا پس یہ خندہ زنی کیسی ہے وہ شخص شرمندہ ہوا اور پہر کبہی کسی نے اوسکو خندہ کرتے نہین دیکہا حضرت پیغمبر خدا سے روایت ہے کہ مین نے جبرئیل امین سے پوچہا کہ کیا سبب ہے کہ مین نے میکائیل کو کبہی ہنستے نہین دیکہا جبرئیل نے جواب دیا کہ جب سے خداوند عالم نے آتش جہنم پیدا کیا ہے اوسوقت سے میکائیل نہین ہنسے۔ اور اسیطور سے غیبت کی بہی ممانعت ہے کیونکہ غیبت مومنان و بدگوئی مسلمانان نہایت ممنوع ہے غیبت کرنا گویا اپنے برادر مردہ کا گوشت کہانا ہے اور جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مسلمان مرد ہو یا عورت اوسکی غیبت کرے تو خداوند عالم اوس شخص کے چالیس شبانہ روز کا نماز و روزہ قبول نہین کرتا جب تک کہ اوس شخص سے جسکی غیبت کی ہے بحل نہ کرالیوے اور یہ بہی اونہین حضرت سے روایت ہے کہ غیبت سے پرہیز کرو غیبت

خندہ زنی ذکر ممانعت

غیبت ذکر ممانعت

در بیان غیبت

سخت تر ہی زنا سے کیونکہ مرد زنا کرکے توبہ کرے تو خداوند عالم توبہ اوسکی قبول کرتا ہے لیکن غیبت کرنیوالے کی توبہ قبول نہین کرتا تاوقتیکہ جسکی غیبت کی ہے وہ بحل نکرے - اور یہ بہی اونہین حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص غیبت کرے مرد مسلمان کی تو روزہ اوسکا باطل ہوتا ہے اور وضو بہی ساقط ہوتا ہے - اور بروز قیامت اوسکے منہ سے بوے بد زیادہ بوے مردار سے آویگی کہ اہل محشر اوس بوے سے نہایت نفرت کرینگے اور یہ بہی اونہین حضرت سے منقول ہے کہ شب معراج مین نے ایک قوم کو دیکہا کہ وہ اپنے چہرے اپنے ناخون سے نوچتے ہین حضرت جبرئیلؑ سے مین نے پوچہا کہ یہ کون لوگ ہین جبرئیلؑ نے جواب دیا کہ یہ وہ لوگ ہین کہ جو غیبت کرتے تہے اور بہی روایت ہے کہ بروز قیامت پیش خدا ہر ایک شخص کا نامہ اعمال ہر ایک کے ہاتہ مین دینگے بہت لوگ جنہون نے دنیا مین حسنات کیا ہے وہ اوس نامہ اعمال مین نہ دیکہینگے تو کہینگے کہ خداوندا یہ نامہ اعمال میرا نہین ہے کیونکہ میرے حسنات جو کہ مین نے دنیا مین کیے تہے اس مین درج نہین ہین پس جواب ہوگا کہ یہ بہی تمہارا نامہ اعمال ہے بوجہ غیبت کرنے کے تمہارے حسنات باطل ہوے - اور بہت لوگ اپنے نامہ اعمال مین حسنات زیادہ دیکہہ کر کہینگے کہ خداوندا یہ نامہ اعمال میرا نہین ہے کیونکہ دنیا مین مین نے حسنات کم کیے ہین اور اس مین بہت لکہے ہین جواب ہوگا کہ فلان شخص نے تیری غیبت کی تہی تو اوسکے حسنات تجکو دیے گئے **نقل** ہے کہ کسی شخص نے کسی زاہد کی غیبت کی اور یہ خبر اوس زاہد کو بہی پہونچی تو زاہد نے ایک طبق رطب سے بہر کر اوس شخص غیبت کنندہ کے پاس بہیجا اور ایک خط اس مضمون کا لکہا کہ مین نے سنا ہے کہ تم نے اپنے حسنات مجہے ہدیہ کیا ہے اوسکے عوض مین یہ رطب مین آپ کی خدمت مین بہیجتا ہون اسکو قبول فرمائیے گا حالانکہ آپنے جو چیز مجہے ہدیہ کی ہے مثل اوس چیز کے ہدیہ کرنے کی مقدرت مجہ مین نہین ہے معاف فرمائیے گا - انسان ہوشیار رہے زبانکو غیبت سے روکے رہے غیبت بری چیز ہے اور غیبت سنا بہی مثل غیبت کرنے کے حرام ہے - بشرطیکہ غیبت سننے والا بہی اوس غیبت سے خوش و راضی ہو اسکے بارہ مین بہی بہت حدیث و روایت ہین بخیال طول نہین لکہا - جو لوگ عاقل و خردمند ہین اونکو غور کرنا چاہیے کہ جسکی ہم غیبت کرتے ہین وہ یا تو دوست ہے یا دشمن ہے اگر دوست ہے تو یہ غیبت سنکر وہ دشمن ہو جائے گا اور وہ بہی غیبت کریگا - اور اگر دشمن ہے تو وہ اور زیادہ تر دشمن ہو جائے گا اور وہ بہی اسکی غیبت کرنے لگیگا - دوسرے کی غیبت کرنا گویا اپنے کو رسوا کرنا ہے اور ترغیب اس بات کی دینا ہے کہ وہ ہماری غیبت کرے **مصرعہ** عیب تو خواہی نہ گوید خصم عیب او مگو * بالفرض اگر ہم بے عیب بہی ہون تو اوسوقت بہی کسی کی غیبت نہ کرنا چاہیے کیونکہ یہی غیبت

در بیان غیبت عیب

گویا ایک عیب ہو جائے گا اور کسی برادر مومن کے حق مین گمان بد کرنا یہ بہی گناہ ہے اور کسی کے حق مین

جھوٹ کہنا یہ زیادہ تر گناہ ہے۔ محمد مصطفےٰ سے روایت ہے کہ اگر کوئی مومن بلا ضرورت شرعی جھوٹ بولے تو ستر ہزار فرشتے اوسپر لعنت بھیجتے ہین اور اوسکے دہن سے ایسی بوے بد آتی ہے کہ عرش تک پہونچتی ہے پس حاملان عرش بھی اوسپر لعنت بھیجتے ہین۔

لکھا ہے کہ جو حاجت برادر مومن کی بر لاوے خدا اوسکی حاجت اوسکی بر لائے گا کہ ایک دن مین بہشت سے سال وارد فرمایا ہے کہ روا کرنا مومن کے حاجت کو بہتر ہے ہزار بندے آزاد کرنے سے اور ہزار گھوڑے راہ خدا مین جنگ پر بھیجنے سے اور بہتر ہے بیس حج سے کہ ہر حج مین سو ہزار درہم خرچ کرے۔ اور حدیث مین وارد ہے کہ جو شخص قدرت رکھتا ہو حاجت بر لانے مین مومن کی اور بر نہ لاوے تو حق تعالیٰ مسلط کرتا ہے اوسپر ایک سانپ کہ انگوٹھا اوسکا کاٹا کرے قبر مین قیامت تک۔ اور وارد ہے کہ نیکی کرنا عزیزوں سے باعث قبول اعمال و زیادتی مال و طول عمر ہے اور دفع کرتا ہے بلا کو و آسان کریگا حساب قیامت کو اور صراط سے باسانی گذرے گا اور جو کسی عزیز کے گھر جائے واسطے اوسکے دیکھنے کے یا کچھ قسم مال سے لیجاوے واسطے اوسکے دینے کے تو حق سبحانہٗ تعالےٰ ثواب سو شہید دیگا ہر قدم اوٹھانے مین اوسکو عطا کرتا ہے اور چالیس ہزار نیکی اوسکے نامہ اعمال مین لکھتا ہے اور چالیس ہزار گناہ مٹاتا ہے اور چالیس ہزار درجے بہشت مین بلند کرتا ہے اور ایسا ہے کہ سو برس عبادت خدا با خلاص بجالایا ہو۔

عمدہ نصیحت ہر شخص کو ضرور چاہیئے کہ روزانہ بعد نماز مغرب مین حساب کرے کہ آج صبح سے اسوقت تک مین نے کسقدر عمل خیر کیا ہے اور کسقدر عمل بد کیا ہے۔ عمل خیر کے عوض مین خوش ہو کر شکر خدا بجالاوے اور عمل بد کے عوض مین نادم ہو کر استغفار کرے مین خیال کرتا ہون کہ اگر عنایت خدا شامل حال ہے تو تھوڑے ہی دن مین وہ شخص عمل خیر سے رغبت اور عمل بد سے نفرت کریگا **عمدہ نصیحت** جو انسان کہ خدا کے وجود کے قائل ہین اور اوسکو حاضر و ناظر بھی جانتے ہین اور پھر گناہ کرتے ہین تو اون سے بہت تعجب ہے بلکہ ایسی حالت مین کہنا چاہیئے کہ وہ ہرگز خدا کے قائل نہین ہین و یا قائل ہین تو اوسکو حاضر و ناظر نہین جانتے و یا اوسکو حاضر و ناظر جانتے ہین تو اوس سے کچھ خوف نہین کرتے ہین۔ مین امید کرتا ہون کہ جو شخص اس مسئلہ پر غور کرے گا وہ گناہ سے ضرور اجتناب کریگا۔ نصیحت

شعر

عمر روزانہ چلی جاتی ہے ایدل ہوشیار
ترک دنیا کر اگر مد نظر فردوس ہے

شعر

ہے وہ فردوسی کرے جو اس رسالہ پر عمل
ہو ثواب حاصل جو دیکھے دل سے اس فردوس کو

مناجات

خداوندا تو ہے ستار و غفار
خداوندا میں ہوں بندہ گنہگار

خداوندا تو ہے ہر شے پہ قادر
خداوندا میں ہوں محتاج و قاصر

خدایا مالک و مختار تو ہے
میں بندہ ہوں ترا سردار تو ہے

مدد کر میری اے خلاق عالم
ترحم کی نظر سے دیکھ ہر دم

نوازش چاہتا ہوں تجھ سے میں بس
کہ بندوں میں ترے سید ہوں بیکس

کہوں کیا رب کہ تیری شان کیا ہے
خطا کرنے پہ بھی مجھپر عطا ہے

رہی مجھپر تری ہر دم عنایت
دعا جب دل سے کی بر آئی حاجت

ادا کیونکر ترا ہو شکر سبحان
اس ادنیٰ پر ترے کیا کیا ہیں احسان

بیان اونکو کروں یارب میں کیونکر
زبان اک اور احسان لاکھ مجھپر

ہے اک احسان تیرا کیا کم یہ داور
ہوا شایع رسالہ یہ بھی چھپکر

ہوا خوش اس رسالے سے مرا دل
ہوا پھل زندگی کا مجکو حاصل

تمنا یہ مری عقبےٰ میں بر آئے
عوض فردوس کے فردوس ملجائے

دعا ہے میری تجھ سے صبح اور شام
میرے سب کام کا ہو نیک انجام

خداوندا تری رحمت ہو نازل
رہے بس تندرستی مجکو حاصل

حفاظت میں رہوں تیری مدد سے
بچائے رہیو حاسد کے حسد سے

تمنائیں دلی جو جو ہوں بر لا
عنایت سے تو اپنے بے نیازا

خداوندا مجھے وہ شے عطا ہو
کہ جو باعث بقار نام کا ہو

ولیکن نیک نامی سے رہے نام
نہیں ہے اب مجھے دنیا سے کچھ کام

دعائیں پر اثر ہوں یہ میری سب
بحق چاردہ معصوم اے رب

نوازش کی تمنا ہے نوازش
نوازش چاہیے یارب نوازش

قطعہ

تم سیر کرو خلد کے ملجانے کی
یہ عمر گذشتہ نہیں پھر آنے کی

جو وقت کہ حاصل ہے غنیمت جانو
جب آئی اجل پھر نہیں پھر جانیکی

۱۳۱۳ھ

تمت

فردوس